بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان143516ضلع گورداسپور(پنجاب)انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنۂ ارتداد اور بغاوت کے دوران بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ آج بقیہ ذکر حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ کی ان مہمات کا ہوگا جو حضرت خالدؓ بن ولید کی سرکردگی میں 12 ہجری میں، حیرہ، اَنبار(ذات العیون)، عین التَّمر، دُومتہ الجندل، حُصید و خَنافس ، مُصَیِّخ، ثنی وزُمیل، رُضاب نیز فِراض میں لڑی گئیں اور اس کے ساتھ ہی یہ مضمون جو جنگوں کا ہے یہ آج ختم ہوگا۔

فتح حیرہ کے ذکر میں فرمایا کہ یہ فتح، عظیم جنگی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی اور اِس سے مسلمانوں کی نگاہ میں فتح فارس کی امیدیں بڑھ گئیں کیونکہ عراق اور فارسی سلطنت کے لئے جغرافیائی اور ادبی حیثیت سے اس شہر کی بڑی اہمیت تھی۔ حیرہ کو اسلامی فوج کے سپہ سالار اعظم نے اپنا مرکز اور صدر مقام قرار دیا، جہاں سے اسلامی افواج کو ہجوم و دفاع اور نظم و امداد کے احکام جاری کئے جاتے تھے اور قیدیوں کے امور کے نظم و ضبط سے متعلق تدبیر و سیاست کا مرکز بنایا اور وہاں سے حضرت خالدؓ نے خراج اور جزیہ کو وصول کرنے کے لئے مختلف صوبوں پر عامل اور اِسی طرح سرحدوں پر اُمَراء مقرر کئے تاکہ دشمن سے حفاظت ہو سکے۔

جب عراق کی فضا سازگار ہو گئی اور فارسی حکومت کے ختم ہو جانے سے پیچھے سے خطرہ باقی نہ رہا تو حضرت خالدؓ نے براہِ راست ایران پر حملہ آور ہونے کا عزم کر لیا، اسی عرصہ میں ایرانی حکومت خلفشار کا شکار ہو چکی تھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت خالدؓ نے ان کے بادشاہوں اور امراء و خاص لوگوں کو خطوط بھجوائے کہ تم لوگ اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے یا جزیہ ادا کرو ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے ورنہ یاد رکھو کہ میں نے ایسی قوم کے ساتھ تم پر چڑھائی کی ہے جو موت کی اتنی ہی فریفتہ ہے جتنی تم شراب

نوشی کے۔ حیرہ کی فتح سے عراق کو فتح کرنے اور اس کو اسلامی سلطنت کے تابع کرنے سے متعلق حضرت ابو بکرؓ کی آرزوؤں کا ایک حصہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا جو ایران پر براہ راست حملہ آور ہونے کی تمہید تھی۔

جنگ اَنبار یا ذات العیون (آنکھوں والی جنگ) میں دشمن کے پسپا ہو کر قلعہ بند ہونے نیز حاکم اَنبار شِیر ازاذ کی حضرت خالدؓ بن ولید سے درخواست صلح کے تناظر میں حضور پر نور نے بیان فرمایا کہ یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ جو مؤرّخ اور سیرت نگار حضرت خالدؓ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپؓ وحشت و بربریت کا بازار گرم رکھتے اور قتل و غارت گری کئے جاتے تھے، اُن کے لئے قابل غور ہے کہ سخت ترین جنگ کرنے اور بار بار پیشکش صلح کو بھی قبول نہ کرنے کے باوجود جب دشمن مغلوب ہو گیا اور اُس نے وہاں سے جانے کی اجازت مانگی تو پھر تین دن کا سامان رسد ساتھ لے کر جانے کی اجازت بھی دے دی اور کسی قسم کا تعرض نہیں کیا۔ پس یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ آپؓ پر الزام ہے کہ آپؓ ظلم کیا کرتے تھے۔

جنگ عین التَّمر اور اُس کے قلعہ کے محاصرہ نیز اِس کا سامان بطور غنیمت لینے سے متعلق تفاصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے اُن کے کلیساء کے اندر چالیس لڑکوں کو پایا جنہیں عیسائیوں نے گروی بنا لیا تھا، یہ لڑکے بیشتر عربی نژاد تھے، اِن کو اسلامی تاریخ میں اِس لئے اہمیت حاصل ہے کہ اِن کی اولاد میں سے ایسے بڑے بڑے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اُس عہد میں اور بعد کے عہد کی تاریخ پر گہرے اور اَن مٹ نقوش چھوڑے۔ اِن لڑکوں میں محمدؒ بن سیرین کے والد سیرین، موسیٰ بن نُصیر کے والد نُصیر اور حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام حُمران بھی شامل تھے۔ عراق کے رہنے والے سیرین بہت بڑے صناع تھے، معرکہ عین التَّمر میں قیدی ہوئے اور حضرت انسؓ بن مالک کے غلام بنے نیز آپؓ سے مکاتبت کرتے ہوئے آزادی حاصل کر لی تھی۔ اُن کے بیٹے مشہور تابعی ہیں جن کا نام محمدؒ بن سیرین تھا جو تفسیر، حدیث، فقہ اور تعبیر الرؤیا جیسے فنون میں امام تھے۔ پھر بنو اُمَیَّہ کے قیدیوں میں سے نُصیر، موسیٰ بن نُصیر کے والد، جنہیں بنو اُمَیَّہ کے کسی شخص نے آزاد کروایا تھا، یہ اپنے بیٹے موسیٰ کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ موسیٰ بن نُصیر نے شمالی افریقہ میں شہرت پائی اور طارق بن زیاد کے ساتھ مِل کر اسپین میں اسلامی حکومت قائم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا تھا۔ یہود میں سے حُمران بن اَبان بھی عین التَّمر کے قیدیوں میں سے تھے، اِنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا، حضرت عثمانؓ نے اِنہیں آزاد کروا کر خاص مقربین میں بھی شامل فرمایا تھا۔ یہ 41 ہجری میں کچھ عرصہ کے لئے حاکم بصرہ بنے اور بعد میں بنو اُمَیَّہ کی حکومت میں بڑا نام پیدا کیا۔

دومتہ الجندل کے معرکہ کے موقع پر اُکیدر کو قیدی بنا کر قتل کرنے کی وجوہات کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُکیدر کو قید کرنے کے بعد کیوں قتل کیا گیا تھا تو اس کی وجہ یہ بیان ہوئی ہیکہ حضرت خالدؓ کو غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُکیدر کی طرف روانہ کیا تھا۔ آپؓ اس

کو قید کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر احسان کر کے اسے چھوڑ دیا تھا اور اس سے معاہدہ لکھوایا تھا لیکن اس نے اس کے بعد بدعہدی کی اور اس نے مدینہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ اس لئے حضرت خالدؓ نے عاصم بن عمرو کو اس کے گرفتار کرنے کے لئے روانہ کیا انہوں نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کی سابقہ خیانت کی وجہ سے حضرت خالدؓ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی خیانت اور غداری کی وجہ سے اسے ہلاک کیا۔

پھر جنگ حصید اور خنافس کا ذکر ہے۔ حصید میں بڑی شدت کی جنگ ہوئی۔ اللہ نے عجمیوں کی بہت بڑی تعداد کو قتل کرایا۔ اس جنگ میں کثیر مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ جنگ خنافس کے بارے میں لکھا ہے کہ خنافس کی فتح کے لئے اسلامی لشکر کو کچھ دشواری پیش نہ آئی۔

جنگ مُصَیّخ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور پر نور نے فرمایا کہ اس جنگ کے دوران دو ایسے اسلامی فوجی مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے، جو مُصَیّخ میں مقیم اور جن کے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عطاء کیا ہوا اَمان نامہ بھی تھا، جب آپؓ کو اُن کے مارے جانے کی اطلاع ملی تو آپؓ نے اُن کا خون بہا ادا کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اصرار کیا کہ حضرت خالدؓ بن ولید کو اُن کے اِس فعل کی سزاء ملنی چاہیئے لیکن حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جو مسلمان دشمن کی سرزمین میں دشمن کے ساتھ قیام پذیر ہوں اُن کے ساتھ ایسی صورت حال پیدا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، تاہم آپؓ نے اُن کی اولاد کی پرورش اور ان کا خیال رکھنے کے متعلق وصیت بھی فرمائی۔

ثنی اور زمیل کے معرکوں کے واقعات بیان کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا، حضرت خالدؓ بن ولید رُضاب پر قبضہ کر کے فِراض پہنچے، اِس سفر میں آپؓ کو بہت سے لڑائیاں پیش آئیں، یہاں آپؓ رمضان کے روزے بھی نہ رکھ سکے۔ حضرت خالدؓ کے اِن اچانک حملوں اور قبائل کے اِن کے بالمقابل عاجز رہنے کی خبریں عراق بھر میں پھیل چکی تھیں اور صحراء میں رہنے والے تمام قبائل خوفزدہ ہو چکے تھے، اُنہوں نے مسلمانوں کے آگے ہتھیار ڈالنے اور اُن کی اطاعت قبول کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ اگر عیاضؓ بن غنم کی قسمت ساتھ دیتی اور وہ ابتداء ہی سے دُومتہ الجندل فتح کر لیتے تو غالباً خالدؓ فِراض تک نہ پہنچتے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا منشاء سارے عراق اور شام کو فتح کرنے کا نہ تھا، وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ اِن دونوں ملکوں کی سرحدوں پر جو عرب سے ملتی ہیں امن و امان قائم ہو جائے اور اِن اطراف سے ایرانی اور رومی عرب پر حملہ آور نہ ہو سکیں لیکن اللہ کو یہی منظور تھا کہ یہ دونوں مملکتیں مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں، اِس لئے اُس نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ خالدؓ عراقی قبائل کو مطیع کرنے کی غرض سے انتہائی شمال تک چلے گئے اور اِس طرح مسلمانوں کے لئے بالائی جانب سے شام پر حملہ کرنے کا راستہ کھل گیا۔ فِراض میں حضرت خالدؓ بن ولید کو کامل ایک مہینہ قیام کرنا پڑا، یہاں بھی اُنہوں نے ایسی جرأت اور عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا کہ وہ اپنی

نظیر آپ ہے۔ عراق میں خالدؓ سیف اللہ نے جو معرکے سر کئے یہ اُس کی آخری کڑی تھی، اِس کے بعد ایرانیوں کی شان وشوکت خاک میں مِل گئی پھر اُن کو ایسی جنگی قوت حاصل نہ ہو سکی جس سے مسلمان خوفزدہ ہوں۔

عراق پر چڑھائی ایک بہت بڑی کامیابی کی علامت تھی، وہاں مسلمانوں نے فارسی افواج کو جو اُن سے تعداد اور سامان حرب میں کہیں زیادہ طاقتور تھیں پے در پے تباہ کن شکستیں دیں، یاد رہے کہ فارسی لشکر اپنے وقت کا سب سے مہلک جنگی لشکر تھا، عہد صدیقی کا یہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ عسکری میدان میں تمام تر کامیابی حضرت خالدؓ بن ولید، اِن کے رفقاء و سپہ سالاروں کی مرہون منت ہے مگر اِس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اِن فتوحات اور کامیابیوں کو حضرت ابو بکرؓ جیسی عظیم شخصیت کی سرپرستی حاصل تھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ کسی فوج کا کوئی بڑے سے بڑا باصلاحیت سپہ سالار ایسے تیقن، یکسوئی، وفاداری اور خلوص کا مظاہرہ نہیں کر سکتا جب تک اُسے سربراہ مملکت کی ذاتی خوبیوں اور اعلیٰ کردار نے متاثر نہ کیا ہو۔ جہاں خلیفہ اوّلؓ کو تاریخ اسلام میں ایک اہم ترین مقام حاصل ہے وہاں سیّدنا خالدؓ بھی اِن نامور سپہ سالاروں میں سب سے پہلے تھے جو بیرونی علاقوں کو فتح کرنے اور دنیا کے سیاسی اور مذہبی نقشہ کو نئی شکل دینے میں حضرت ابو بکرؓ کے دست راست تھے۔ جس طرح مسلمان حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سیاسی و روحانی رہنمائی میں اور سیدنا خالدؓ کی عسکری قیادت کے ذریعہ عراق کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک تند طوفان کی طرح چھا گئے اب وہ اسی طرح ایک دوسری سلطنت پر دھاوا کرنے والے تھے اور وہ مشرقی روما تھا۔

فرمایا بہرحال حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے کا کچھ تھوڑا سا حصہ بقایا ہے جو انشاء اللہ آئندہ پیش ہو گا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگلے جمعہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے، دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اِس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ شامل ہونے والے جو آ رہے ہیں اُن کا سفر بھی خیریت سے ہو۔ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اُن کے لئے بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فرائض ادا کرنے کی صحیح طرح توفیق عطاء فرمائے کیونکہ دو بلکہ تین سال کے وقفہ سے (پچھلے سال ہوا تھا مگر چھوٹے پیمانہ پر) مکمل طور پر بڑا جلسہ اب ہو رہا ہے، اِس لئے بعض دقتیں بھی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ جو بھی انتظامی دقتیں ہیں یا جو بھی دقتیں کسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہیں اُن کو دُور فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔